پیش لفظ

بانی وقائد جناب الطاف حسین نے اپنی سیاسی بصیرت کے ذریعے قوم کو ہمیشہ آنے والے خطرات اور ملک وقوم کے خلاف کی جانے والی سازشوں سے قبل از وقت آگاہ کیا اوران کا سامنا کرنے کے لئے قوم کو تیار کیا۔ قائدتحریک جناب الطاف حسین نے اب سے 23 سال قبل 26 فروری 1995ء کو ملک وقوم کا درد رکھنے والے اہل وطن کے نام ایک کھلا خط لکھا اور قوم کو ملک کے خلاف کی جانے والی ''گریٹر پنجاب '' کی سازش سے آگاہ کیا۔ انہوں نے یکم مارچ 1995ءکو ایم کیوایم کے مرکز نائن زیرو پر تنظیمی عہدیداروں کے اجلاس سے اپنے خطاب میں گریٹر پنجاب کی سازش کی مزید تفصیلات بیان کیں اور تفصیل سے بتایا کہ کس طرح بااثر قوتوں کی جانب سے پنجاب اور سندھ میں ملک کو کمزور کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں اور کراچی کو ''گریٹر پنجاب '' کی سیٹلائٹ اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قائدتحریک جناب الطاف حسین نے 1995ء میں اپنے اس اہم کھلے خط اور خطاب میں گریٹر پنجاب کی اس سازش کو بے نقاب کردیا تھا اوراس سازش کے مختلف پہلوؤں کو کھول کر رکھ دیا تھا، اس وقت بہت سے لوگ اس سازش کو نہیں سمجھ سکے تھے لیکن آج جو صورتحال ہے، خصوصاً کراچی کو جس طرح وفاق کی کالونی بنالیا گیا ہے، کراچی کے عوامی مینڈیٹ کو ریاستی طاقت سے کچل کر کراچی کو اسلام آباد سے بیٹھ کر جس طرح چلایا جارہا ہے، اس نے 23 سال قبل جناب الطاف حسین کے پیش کردہ انکشافات اور خدشات کو درست ثابت کردیا ہے۔

ایم کیوایم شعبہ اطلاعات گریٹر پنجاب کی سازش کے حوالے سے قائدتحریک جناب الطاف حسین کے 1995ء میں لکھے جانے والے اس اہم کھلے خط اور خطاب کو عوام کے مطالعہ کے لئے دوبارہ پیش کررہا ہے تاکہ نئی نسل بھی اسے پڑھ کر آج کے حالات کے تناظر میں اچھی طرح سمجھ سکے کہ ملک وقوم کے خلاف برسوں سے کیا سازش کی جارہی ہے، کون سے عناصر یہ سازش کررہے ہیں اور اس سازش کے مقاصد کیا ہیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ قائدتحریک جناب الطاف حسین کا یہ کھلا خط عوام خصوصاً نئی نسل کے علم میں اضافہ کرے گا اور انہیں دعوت فکر دے گا۔

شعبہ اطلاعات

متحدہ قومی موومنٹ

انٹرنیشنل سیکریٹریٹ لندن

27، نومبر 2018ء

گریٹر پنجاب کی سازش
ملک وقوم کا درد رکھنے والے اہل وطن کے نام ایم کیوایم کے قائد
الطاف حسین کا کھلا خط

لندن

26،فروری1995ء

میری محترم ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

السلام علیکم

آپ خوب جانتے ہیں کہ میں وقتاً فوقتاً اپنے بیانات اور کھلے خطوط کے ذریعے آپ محبّ وطن پاکستانیوں کو تمام تر حالات وواقعات اور سیاسی صورتحال سے آگاہ کرتا رہا ہوں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میں، ملک میں امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے صدر مملکت، وزیراعظم اور فوجی جرنیلوں کے نام کھلے خطوط تحریر کر کے انہیں تمام تر حقائق سے آگاہ کرتا رہا ہوں لیکن افسوس ...... ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ملک کے اعلیٰ عہدوں پر فائز اہم شخصیات کی اکثریت سب کچھ جانتے ہوئے بھی ملک کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کررہی ہے بلکہ یہ لوگ ملک کے معصوم ومحبّ وطن عوام کو اصل حقائق سے آگاہ کرنے کے بجائے ملک توڑنے کی بین الاقوامی سازش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں برابر کے شریک معلوم ہوتے ہیں۔ اس سنگین صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے ملک کے ان تمام محبّ وطن عوام سے مخاطب ہونے اور انہیں تمام حقائق سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا جو حقیقتاً ملک کو قائم ودائم دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ ان حقائق پر غور کرسکیں اور موجودہ افسوسناک حالات کے اصل پس منظر کو سمجھ سکیں۔ میں نعوذ باللہ کوئی پیغمبر یا ولی نہیں ہوں کہ قدرت کے پوشیدہ رازوں کو ظاہر کرسکوں لیکن ایک انسان کی حیثیت سے جسے موت کا مزا چکھنا ہے اپنے گردوپیش میں رونما ہونے والے حالات وواقعات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے خیالات اور سوچ سے ملک کے محبّ وطن عوام کو آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ موجودہ حالات میں حکومت اور انتہائی اہم حساس اداروں کا طرز عمل سامنے رکھتے ہوئے میں بعض ایسے حقائق آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں جو انتہائی اہم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی تکلیف دہ بھی ہیں۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

آپ جانتے ہیں کہ پاکستان برصغیر کے مسلمانوں نے بڑی نیک امیدوں کے ساتھ مسلمانوں کے بہتر مستقبل کیلئے بنایا تھا۔ اس وطن کے قیام کیلئے 20 لاکھ جانوں کا نذرانہ پیش کیا گیا جبکہ جو لوگ اس زمانے میں برطانوی حکمرانوں کے نمک خوار تھے اور تحریک آزادی کے حریت پسندوں کے خلاف سازشیں کرنے اور ان کی مخبریاں کرنے کے عوض بڑی بڑی جائیدادیں وصول کررہے تھے۔ بدقسمتی سے ان لوگوں کا یہ گروہ پاکستان کے قیام کے بعد اپنی سازشوں کے ذریعے ملک کے اقتدار وانتظام پر قابض ہوگیا۔ اس گروہ نے ملک اور ملک کے عوام کی بہتری کیلئے کبھی کچھ نہیں کیا بلکہ یہ گروہ اپنے اور اپنے خاندانوں کے مفاد کی خاطر ان گنت قربانیوں سے حاصل ہونے والے ملک کو نقصان پہنچانے کی سازشیں کرتا رہا اور آج ملک میں اور خصوصاً سندھ اور کراچی میں جس طرح انسانی خون سے ہولی کھیلی جارہی ہے یہ اسی مفاد پرست گروہ کی سازشوں کا نتیجہ ہے۔ یہ گروہ جن عناصر پر مشتمل ہے وہ اتنے بااثر اور طاقتور ہیں کہ بہت سے لوگ ان عناصر کی مجرمانہ، ملک دشمن اور انسانیت دشمن سرگرمیوں اور عمل کو دیکھنے اور جاننے کے باوجود ان کے خلاف کچھ کہنے اور عوام کو حقائق

سے آگاہ کرنے کی جرات نہیں رکھتے ۔ انہی عناصر کی سازشوں نے 1971ء میں ملک کو دولخت کیا مگر یہ خود صاف بچ گئے اور ملک توڑنے کا الزام دوسروں کے کاندھوں پر ڈال دیا گیا۔ آج یہی بااثر عناصر ایک مرتبہ پھر ملک کو توڑنے کے گھناؤنے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں اور خود کو محبِّ وطن اور محبِّ وطن عناصر کو غدار قرار دیکر معصوم محبِّ وطن پاکستانیوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا مذموم اور شرمناک عمل کر رہے ہیں۔

میری محبِّ وطن ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

آپ خوب جانتے ہیں کہ پاکستان میں سندھودیش، عظیم تر بلوچستان اور آزاد پختونستان کے نعرے بلند ہوتے رہے ہیں آپ یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ 1971ء میں ملک کا اقتدار جمہوری اصولوں کے تحت کامیاب ہونے والی اکثریتی جماعت کے حوالے کرنے کے بجائے ان ملک دشمن اور مفاد پرست عناصر نے ملک توڑنا قبول کرلیا اور بالآخر ملک توڑ دیا لیکن آج تک نہ تو ملک توڑنے والوں سے کوئی باز پرس کی گئی ہے اور نہ ہی اس راز سے کبھی محبِّ وطن پاکستانیوں کو آگاہ کیا گیا کہ ملک کیسے ٹوٹا اور تاریخ میں اتنی بڑی مسلمان فوج (93 ہزار) نے دشمنوں کے سامنے کیوں اور کس طرح ہتھیار ڈالے، سانحہ مشرقی پاکستان کے اسباب پر مبنی حمود الرحمان کمیشن رپورٹ بھی آج تک عوام کے سامنے نہیں لائی گئی......آخر کیوں؟ آپ سب خوب جانتے ہیں کہ برصغیر کے مسلم اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں نے قیام پاکستان وتحریک پاکستان کی جدوجہد میں بیش بہا اور ان گنت قربانیاں دیں مگر برطانوی حکمرانوں کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے غداروں نے اپنا سب کچھ لٹا کر پاکستان آنے والے مہاجروں کے خلاف خوف زہر اگلا اور تعصب کی آگ کو اس طرح بھڑکایا کہ عام معصوم شہری ان کی لگائی ہوئی اس آگ کا شکار ہونے پر مجبور ہو گئے لیکن آپ مہاجروں کی حب الوطنی دیکھئے کہ وہ متعصب حکمرانوں کی تمام تر عصبیتوں کی پرواہ کیے بغیر ہمیشہ ملک کی سلامتی کیلئے کوشاں رہے ہیں ۔ جب 1971ء میں ان متعصب حکمرانوں کی وجہ سے ملک نازک دور میں داخل ہوا تو مشرقی پاکستان میں آباد مہاجروں نے پاکستان کی سلامتی وبقاء کیلئے پاکستانی فوج کا ساتھ دیا اور اقلیت میں ہونے کے باوجود بنگالی اکثریت کا ساتھ دینے اور سابقہ مشرقی پاکستان کو علیحدہ ملک بنانے کی سازش کا حصہ بننے کے بجائے پاکستان کی سلامتی وبقاء کیلئے فوج کا بڑھ چڑھ کر ساتھ دیا اور وہ اپنے گھربار اور مستقبل کی پرواہ کیے بغیر پاکستان کی بقاء وسلامتی کی جنگ میں شریک ہو گئے لیکن افسوس کہ......بعض فوجی جرنیلوں کے مفاد پرستانہ اور خودغرضانہ عمل اور پالیسیوں کے سبب 93 ہزار فوج کو ہتھیار ڈالنے پڑے اور ملک دولخت ہو گیا۔ فوج کا ساتھ دینے والے شہری (Civilians) ریڈ کراس کے کیمپوں میں محصور ہوئے جبکہ پاکستانی فوج انڈیا کے کیمپوں میں قید ہوئی۔ فوج تو کچھ عرصے بعد وطن آ گئی لیکن یہ محصور پاکستانی آج 24 سال گزرنے کے باوجود بنگلہ دیش میں ریڈ کراس کے 66 کیمپوں میں انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں، ان محصور مہاجروں کی حب الوطنی کی انتہاء دیکھئے کہ ان کے بوسیدہ کیمپوں میں آج بھی پاکستان کے پرچم لہرا رہے ہیں جبکہ 1857ء کی جنگ آزادی کے مجاہدوں کی مخبری کرنے والے غداروں کی اولادیں جو آج محبِّ وطن بن کر وزارتوں کے مزے لوٹ رہی ہیں وہ ان محصور پاکستانیوں کی وطن واپسی کے مطالبہ پر یہ بیان دے رہی ہیں کہ محصور پاکستانیوں کو وطن بلانا پاکستان کی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہی وہ غدار عناصر ہیں جو موجودہ پاکستان میں رہنے والے مہاجروں کو اپنے آقاؤں کے اشارے پر ٹھکانے لگا کر باقی ماندہ پاکستان کے بھی ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں، اگر ان سازشی عناصر اور غیر ملکی آقاؤں کے نمک خواروں کی حرکتوں کے خلاف کوئی محبِّ وطن آوازِ حق بلند کرے تو یہ اسے موت کی نیند سلا دیتے ہیں جیسے پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں شہید نے جب کہا کہ ''مہاجروں کے خلاف آپریشن میں جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ سانحہ مشرقی پاکستان کو دہرانے کا سبب بن سکتے ہیں۔ لہٰذا مہاجروں کے خلاف ظلم وستم کا سلسلہ بند ہونا چاہیے'' تو ان غداران وطن نے غلام حیدر وائیں کو موت کی نیند سلا دیا۔ جب ایک وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے مہاجروں کے خلاف کئے جانے والے فوجی آپریشن کے خلاف آواز بلند کی تو سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ ان کا تعاقب شروع کرا دیا گیا اور ایسی ایسی دھمکیاں دی گئیں کہ آج وہ نامعلوم بیماری میں مبتلا ہو کر خاموش ہونے پر مجبور ہیں۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

آپ جانتے ہیں کہ 19، جون 1992ء کومہاجروں اوران کی نمائندہ جماعت ایم کیوایم کوصفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے بدترین فوجی آپریشن شروع کیا گیا۔اقتدار مافیانے اپنے آقاؤں کے اشاروں پرمہاجروں کوصفحۂ ہستی سے مٹانے کا فیصلہ اس لئے کیا کہ وہ جانتے ہیں کہ پاکستان توڑنے کے عمل میں یہی مہاجرسب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوں گے۔اقتدار مافیاکے عناصر یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جومہاجرمشرقی پاکستان میں مکتی باہنی کے آگے سینہ سپرہوئے اورفوج کا ساتھ دیا اگرایسی ہی صورت پاکستان میں پیدا (Develop) ہوئی تو یہ مہاجر موجودہ پاکستان میں بھی ملک توڑنے والوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہوں گے لہٰذا مہاجروں کوصفحۂ ہستی سے مٹانے کا عمل ان غداران قوم وملک کیلئے نہایت ضروری ہے۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اورنوجوانو!

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایم کیوایم اورالطاف حسین متعدد بارواضح الفاظ میں یہ اعلان کرچکے ہیں کہ ’’جب تک ایک بھی مہاجرزندہ ہے، سندھودیش نہیں بنے گا‘‘۔اورآپ خوب جانتے ہیں کہ مہاجرصرف اعلان ہی نہیں کرتے بلکہ اپنا گھربار، مال ومتاع سب کچھ قربان کرکے اپنے عہد کو پورا بھی کرتے ہیں لہٰذا ملک کومزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی گھناؤنی سازشیں کرنے والے عناصر نے فیصلہ کیا کہ محبِّ وطن مہاجروں اوران کی نمائندہ جماعت ایم کیوایم کوصفحۂ ہستی سے مٹایا جائے تاکہ یہ عناصر باآسانی اپنے آقاؤں کی ملک توڑنے کی خواہش کو پورا کرسکیں۔اپنی اس خواہش اورآرزو کے تحت انہوں نے ایم کیوایم اورمہاجرعوام کے خلاف فوجی آپریشن شروع کردیا اورفوج کومہاجروں اورایم کیوایم کوختم کرنے کیلئے استعمال کیا اورکررہے ہیں جبکہ اگر مہاجروں کے خلاف فوج کشی کرنے کے بجائے کشمیر میں بھارتی فوجوں کے آگے سینہ سپرہوجاتے اورمحبّ وطن مہاجروں کے خلاف آپریشن کرنے کے بجائے انکا ساتھ دیتے اورانہیں مضبوط کرتے لیکن ان عناصر کا مقصد نہ تو پاکستان کی سالمیت ہے اورنہ ہی یہ پاکستان کومضبوط ومستحکم دیکھنا چاہتے ہیں۔ان عناصر نے حال ہی میں محصور پاکستانیوں کووطن واپس لانے کے حوالے سے جوزہرافشانی کی ہے وہ سب کے سامنے ہے یہ عناصر نہتے لوگوں پرتو رعب جماتے ہیں لیکن انکی بزدلی کی انتہاء یہ ہے کہ انڈیا کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں۔ان عناصر نے اپنے آقاؤں کے اشارے پر پوری قوم کو یہ تاثر دینے کیلئے ایڑی چوٹی کازورلگادیا کہ ایم کیوایم ،ایک ملک دشمن جماعت ہے جس کے خلاف فوجی آپریشن ضروری ہے۔ان عناصر نے ایم کیوایم کے خلاف بے پناہ پروپیگنڈہ کیا تاکہ عام معصوم محبّ وطن پاکستانیوں کواپنا ہمنوابنا کرمہاجروں اورایم کیوایم کوصفحۂ ہستی سے مٹانے کے غیرآئینی، غیرجمہوری، غیرقانونی اورغیرانسانی عمل کو جائز قراردے سکیں لیکن حق ،حق ہوتا ہے اورباطل ، باطل ہوتا ہے۔آج آپ تمام محبّ وطن عوام خوب سمجھ رہے ہیں کہ ایم کیوایم اورمہاجروں کے خلاف جاری فوجی آپریشن کا خاتمہ ملک کی سلامتی کیلئے نہایت ضروری ہے۔یہ نئی فکروسوچ دیکھ کرغداران وطن بوکھلا اٹھے اورانہوں نے اپنے آقاؤں کے اشارے پرنئی حکمت عملی کے تحت مہاجرعوام کے قتل عام کا منصوبہ بنایا اوراس پرعمل شروع کیا تاکہ ملک کوجلدازجلد فارغ کردیا جائے۔ان غداران قوم وملک نے سرکاری وسائل کا استعمال کرکے مہاجروں اورایم کیوایم کے خلاف آپریشن شروع کیا لیکن جب تین سالہ آپریشن کے باوجود انہیں کامیابی حاصل نہ ہوئی توانہوں نے اپنے آقاؤں کے اشارے پرفرقہ وارانہ فسادات کا گھناؤنا کھیل دوبارہ شروع کیا جوایم کیوایم کی عوامی مقبولیت کے بعد قطعی غیرمؤثر ہوچکا تھا۔حقیقی دہشت گردوں پرمشتمل ٹولہ کومہاجروں کی نمائندہ جماعت بنانے میں ناکامی کے بعد ان عناصر نے مہاجروں کوفرقہ وارانہ بنیاد پرتقسیم کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ مہاجرکمزورہوجائیں اورملک کوباآسانی مزید حصوں میں تقسیم کیا جاسکے۔

میری محبّ وطن ماؤں، بہنوں، بزرگوں اورنوجوانو!

اب میں آپ کواس سازش سے آگاہ کررہا ہوں جو پاکستان کوٹکڑے ٹکڑے کرنے کیلئے کی جارہی ہے اورجس کے تحت محبّ وطن مہاجروں کا قتل عام کرایا جارہا ہے۔اس سازش میں جولوگ شریک ہیں وہ اس بات سے آگاہ ہیں کہ جب تک ملک میں امن وامان کی صورتحال حددرجہ خراب نہیں کی جاتی اس وقت تک ان کے مکروہ اورملک دشمن مقاصد پورے نہیں ہوسکتے اورسب سے بڑھ کر یہ کہ مہاجروں کوختم یا کمزورکیے بغیر ملک کے مزید ٹکڑے کرنا آسان

بات نہیں۔ چناچہ اس سازش کو پایہء تکمیل تک پہنچانے کیلئے ملک کے انتہائی اہم اور حساس اداروں میں پنجاب سے تعلق رکھنے والی بعض اعلیٰ اور اہم شخصیات اور سندھ سے تعلق رکھنے والے بااثر وڈیروں اور جاگیرداروں پر مشتمل مافیا نے آپس میں سمجھوتا کرلیا ہے۔ جس کے تحت سندھ سے تعلق رکھنے والی مافیا نے کراچی کے بغیر ''سندھودیش'' بنانا منظور کرلیا ہے جبکہ کراچی کو گریٹر پنجاب کا حصہ بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ حساس اداروں میں شامل اہم شخصیات نے آزاد سندھودیش کے قیام کی منظوری دے دی ہے لیکن اس کے عوض انہوں نے یہ شرط منظور کرائی ہے کہ کراچی کی بندرگاہ گریٹر پنجاب کو دیدی جائے۔ میں آپ کو جس سازش سے آگاہ کررہا ہوں اس پر عملدرآمد کا آغاز ہوگیا ہے اور اسے پایہء تکمیل تک پہنچانے کیلئے کئی منصوبوں پر کام تیزی سے جاری ہے ۔ آزاد سندھودیش کی ضروریات کے پیش نظر ''کیٹی بندر'' کی بندرگاہ کو خصوصی ترقی دی جارہی ہے۔ وفاقی حکومت 28 کروڑ روپے کی خطیر رقم سے نواب شاہ جیسے چھوٹے سے شہر میں عظیم الشان ریسٹ ہاؤس تعمیر کررہی ہے۔ نواب شاہ کے ائیرپورٹ کو زبردست ترقی دی جارہی ہے۔ آپ میں سے جو لوگ کبھی نواب شاہ گئے ہیں وہ یہ بات جانتے ہیں کہ نواب شاہ ایک چھوٹا سا شہر ہے لیکن حکومت نے سندھ کے دیگر چھوٹے بڑے شہروں کو چھوڑ کر اس کا انتخاب صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ نواب شاہ، سندھ کے وسط میں، مین ریلوے لائن (Main Railway Line) اور سپر ہائی وے پر واقع ہے۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ حال ہی میں مہران فورس کو مہران رینجرز کا درجہ دیدیا گیا ہے اس کے علاوہ سندھ میں حال ہی میں ایک ایلیٹ فورس (Elite Force) قائم کی گئی ہے۔ جس کے قیام کا بظاہر مقصد امن وامان قائم رکھنے میں مدد دینا ہے لیکن اندرون سندھ سے تعلق رکھنے والے تین ہزار نوجوانوں پر مشتمل اس فورس کو قانون نافذ کرنے والے اداروں نے جس طرح ہنگامی بنیادوں پر زبردست ٹریننگ دی ہے اور جس طرح کی وردی ان کیلئے تیار کی گئی ہے اسے دیکھ کر ہر ذی شعور شخص کے ذہن میں یہ سوچ پیدا ہونا فطری بات ہے کہ یہ سب اقدامات مخصوص منصوبہ بندی کے تحت کرائے جارہے ہیں آپ نے حال ہی میں یہ خبریں اخبارات میں پڑھی ہوں گی کہ پیپلز پارٹی کے بعض رہنماؤں نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں پیپلز پارٹی کی تنظیم نو کی۔ یہ تنظیم نو بھی ایک منظّم منصوبہ بندی کے تحت کی گئی ہے اور تنظیم نو کے تحت اب امریکہ میں پیپلز پارٹی کے تمام عہدوں پر ان لوگوں کو لایا گیا ہے جو ہمیشہ سے سندھودیش کیلئے کام کرتے رہے ہیں خصوصاً پی پی پی امریکہ کا سیکریٹری جنرل جس شخص کو مقرر کیا گیا اس کے بارے میں امریکہ میں آباد تمام محبّ وطن پاکستانی اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شخص سندھودیش کا کٹر حامی ہے اور سندھودیش کے قیام کی جدوجہد میں پیش پیش رہا ہے۔ آپ لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ کراچی کے حالات کو جان بوجھ کر ایک سازش کے تحت خراب کرایا جارہا ہے اور خصوصاً کراچی میں صنعت وتجارت کے عمل کو تباہ کرنے کیلئے سرکاری ایجنسیاں اور ان کے زرخرید دہشت گرد ایڑی چوٹی کا زور لگارہے ہیں۔ دنیا بھر میں جہاں کہیں ایسے حالات ہوتے ہیں وہاں زمینوں کی قیمتیں گر جاتی ہیں لیکن گزشتہ ڈیڑھ سال سے کراچی میں زمینوں اور مکانات کی قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بعض عناصر باقاعدہ پلاننگ کے تحت یہ زمینیں خریدرہے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ ملک اور بیرون ملک ایسے کئی ایک منصوبوں پر کام کیا جارہا ہے جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ یہ سب عمل آزاد سندھودیش بنانے اور کراچی کو ملا کر گریٹر پنجاب بنانے کی منظّم سازش کے تحت کیا جارہا ہے لیکن گریٹر پنجاب بنانے والوں نے یہ نہ سوچا کہ ان کی سازش کے نتیجے میں وجود میں آنے والے گریٹر پنجاب میں مشرقی پنجاب بھی شامل ہوگا اور اس صورت میں سکھ، مسلمانوں پر دوبارہ مسلط ہوکر حکمراں بن جائیں گے اور پنجاب کے مسلمان غلام بن جائیں گے۔ اسی طرح سندھودیش بن جانے کے بعد سندھی مسلمان دوبارہ ہندو بنیوں کے غلام بن جائیں گے اور پاکستان جس مقصد کے تحت قائم کیا گیا تھا وہ مقصد فوت ہوجائے گا۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

سندھ کے شہری علاقوں میں مہاجروں پر جو ظلم ڈھائے جارہے ہیں وہ اقتدار مافیا کے کرتا دھرتاؤں اور سندھودیش کے حامیوں کے درمیان اسی

ملک دشمن سمجھوتے کے نتیجے میں ڈھائے جارہے ہیں۔آپ خود غور کریں کہ جو مہاجر کل تک پنجاب اور پنجابیوں کے ایجنٹ قرار دیے جاتے تھے، انہی مہاجروں کوآج پنجابیوں کے دشمن کےطور پر پیش کیا جارہاہے تا کہ ملک دشمن قوتیں، پنجاب کے معصوم عوام کومہاجروں کے خلاف بھڑکا کر اپنے مذموم مقاصد کیلئے باآسانی استعمال کرسکیں لیکن مجھے اب بھی امید ہے کہ پاکستان کو بچایا جاسکتا ہے مگر اس کیلئے تمام محبّ وطن عوام کو پی پی کی موجودہ حکومت کے طرزعمل کا بغور جائزہ لیکر انکی حکمت عمل کو سمجھنا ہوگا۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

آپ خود غور کریں کہ ملک کے بقیہ تین صوبوں میں صوبائی دارالحکومتوں کے علاوہ کسی اور شہر میں انٹرنیشنل ایئر پورٹ نہیں ہے تو پھر صوبہ سندھ کے شہر نواب شاہ میں بین الاقوامی ایئر پورٹ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیٹی بندر کی پورٹ کو کن مقاصد کے تحت ترقی دی جارہی ہے؟ امریکہ میں سندھو دیش کے حامیوں کو پی پی کا عہدیدار کس لئے مقرر کیا جارہا ہے؟ اندرون سندھ سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل مسلح فورس بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ سندھ اسمبلی اور سندھ سیکریٹریٹ، اندرون سندھ منتقل کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وزیراعظم بےنظیر بھٹو کو فوجی افسران سے خطاب کرتے ہوئے ایم کیو ایم کا ووٹ بنک تقسیم کرنے کی بات کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

تمام سوالات کا سیدھا اور صاف جواب ہے کہ موجودہ حکومت اندرون سندھ سے تعلق رکھنے والے بااثر جاگیرداروں اور وڈیروں پر مشتمل مافیا اور حساس اداروں میں پنجاب سے تعلق رکھنے والے بعض اعلیٰ اور اہم عہدوں پر فائز شخصیات کے مابین سمجھوتا ہو چکا ہے کہ پاکستان کی تقسیم کیلئے سندھ میں موجود محبّ وطن مہاجروں کا خاتمہ ضروری ہے اور اپنے اسی ملک دشمن مقصد کے حصول کیلئے غداران قوم نے 19، جون 1992ء کو مہاجروں اور ان کی نمائندہ جماعت ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن شروع کرایا، ان کے خلاف بدترین منفی پروپیگنڈہ کیا، قتل وغارتگری کی اور ریاستی طاقت کا بے پناہ استعمال کیا۔ جب ان تمام تر مظالم کے باوجود ایم کیو ایم کو کچلا نہیں جاسکا اور مہاجروں کی حب الوطنی ختم نہ کی جاسکی تو ان غداران وطن نے فیصلہ کیا کہ مہاجروں کی اکثریتی آبادی والے علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات شروع کیے جائیں اس مقصد کے تحت ان عناصر نے حقیقی دہشت گردوں، انتہاء پسند فرقہ پرست جماعتوں کو سرکاری سرپرستی میں منظم کیا اور شہر کراچی میں فرقہ وارانہ فسادات کرانے کیلئے مساجد اور امام بارگاہوں پر مسلح حملے کرائے، مساجد اور امام بارگاہوں میں عبادت کرنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں پر فائرنگ کرائی تا کہ دنیا بھر میں یہ تاثر دیا جاسکے کہ شہر کراچی میں امن وامان کا مسئلہ اتنی پیچیدگی اختیار کر گیا ہے کہ وہاں علاقوں پر بمباری کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ باقی نہیں رہ گیا ہے۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

بفرزون میں دہشت گردوں کے ہاتھوں چار سگے بھائیوں کا سفاکانہ قتل ہو یا لیاقت آباد کی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے افراد کا قتل ہو، پی آئی بی میں امام بارگاہ میں نماز پڑھنے والوں پر فائرنگ ہو یا سوسائٹی میں تدفین کی تیاریوں میں مصروف افراد کا وحشیانہ قتل عام ہو اس کھلے قتل عام میں ملوث افراد اگر شناخت کر لیے جائیں لیکن قانون کے محافظ انہیں گرفتار کرنے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی راہ میں رکاوٹ بن جائیں تو کیا کبھی امن وامان قائم ہوسکتا ہے؟ اور کیا اس طرح قتل وغارتگری کا سلسلہ کبھی رک سکتا ہے؟ آپ نے گزشتہ دنوں اخبارات میں آئی جی پنجاب کی پریس کانفرنس پڑھی ہوگی جس میں انہوں نے بتایا کہ پنجاب پولیس نے ایک انتہاء پسند فرقہ پرست تنظیم سے تعلق رکھنے والے چار دہشت گرد گروہوں کو گرفتار کیا ہے جنہوں نے گرفتاری کے بعد صاف صاف الفاظ میں بتایا کہ انہوں نے کراچی میں 200 سے زائد قتل، ڈکیتیوں اور لوٹ مار کی وارداتیں کی ہیں، اسی طرح بفرزون میں چار سگے بھائیوں کے قتل کی وحشیانہ واردات میں بھی وہ حقیقی دہشت گرد ملوث ہیں جنہیں 19، جون 1992ء کو سرکاری سرپرستی میں شہر میں لایا گیا تھا۔ عینی شاہدین نے ان حقیقی دہشت گرد قاتلوں کی شناخت کی اور ان کے خلاف باقاعدہ ایف آئی آر درج کرائی گئی لیکن سرکاری ایجنسیوں کی ایماء پر حقیقی دہشت گردان چار

شہید بھائیوں کے اہل خانہ پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ حقیقی دہشت گرد قاتلوں کے خلاف ایف آئی آر واپس لی جائے۔

میری ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

کراچی میں بے پناہ انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے عناصر وہی ہیں جو پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے منصوبے بنا چکے ہیں، یہ ملک دشمن عناصر کرائے کے قاتلوں اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ مساجد اور امام بارگاہوں پر حملے کرا رہے ہیں، سنیوں اور شیعوں کو قتل کر رہے ہیں تاکہ اس طرح ایک طرف مہاجر کمزور ہوں، ان کی تعداد کم سے کم ہونے لگے دوسری طرف مذموم سازشوں کے ذریعہ مہاجروں کے درمیان فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکا کر انہیں باہم دست و گریباں کر دیا جائے تاکہ محبّ وطن مہاجروں کے کمزور ہونے کی وجہ سے ملک توڑنے کی سازش کرنے والے عناصر اپنی ملک توڑنے کی سازشوں میں باآسانی کامیاب ہوسکیں۔ لہٰذا میں تمام شیعہ اور سنی بھائیوں، بزرگوں اور ماؤں بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان ملک دشمن اور انسانیت دشمن عناصر کی سازشوں کو کسی قیمت پر کامیاب نہ ہونے دیں اور اپنی صفوں میں اتحاد رکھیں، فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھیں، اپنے محلوں میں امن کمیٹیاں تشکیل دیں، ایک دوسرے کا تحفظ کریں اور ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کا احترام کریں، ہر لمحہ شرپسندوں پر کڑی نظر رکھیں، کسی ناخوشگوار واقعہ پر مشتعل نہ ہوں اور فرقہ وارانہ فسادات کی سازشیں کرنے والے عناصر کی حیوانی سازشوں سے عوام کو آگاہ کریں۔

میری محترم ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

میں نے آپ کے سامنے تمام حقائق کھول کر بیان کر دیئے ہیں اور اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ کونسی قوتیں امن و امان خراب کر رہی ہیں اور کونسی قوتیں، ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش پر عمل پیرا ہیں۔ موجودہ حکومت کے ملک دشمن اقدامات اور پالیسیاں بھی میں نے صاف صاف الفاظ میں بتادی ہیں۔

میری محترم ماؤں، بہنوں، بزرگوں اور نوجوانو!

اس خط کے توسط سے میں آپ سے اور ملک کے تمام محبّ وطن دانشوروں، مفکروں، صحافیوں، علمائے کرام اور سیاسی و مذہبی رہنماؤں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان خطرے میں ہے، اقتدار مافیا نے موجودہ حکومت، انتہائی مؤثر اور حساس اداروں میں پنجاب سے تعلق رکھنے والی بعض انتہائی بااثر شخصیات اور سندھ سے تعلق رکھنے والے بااثر وڈیروں، جاگیرداروں کے ساتھ مل کر باقی ماندہ پاکستان کو بھی ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ملک کو ایک مرتبہ پھر 1971ء جیسے حالات کا سامنا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ 1971ء میں بعض کرپٹ فوجی جرنیلوں نے پی پی پی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ مل کر پاکستان کو توڑنے کا عمل کیا تھا اور آج وہی عمل ایک مرتبہ پھر دہرایا جا رہا ہے۔ یہ وطن جسے 20 لاکھ جانوں کی قربانی دیکر حاصل کیا گیا اسے چند مفاد پرست عناصر اپنے آقاؤں کے اشارے پر اپنے ذاتی مفادات کی بھینٹ چڑھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ چند لوگوں نے پاکستان کی قسمت سے کھیلنے کا فیصلہ کرلیا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ پاکستان کے محبّ وطن عوام چاہیں تو پاکستان کو بچا سکتے ہیں۔ آپ الطاف حسین سے لاکھ اختلافات رکھیں، آپ ایم کیو ایم کو لاکھ غلط تنظیم کہیں مگر خدارا، پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی اس گھناؤنی سازش کو ناکام بنانے کیلئے اپنا فرض ادا کریں۔ یاد رکھیں آپ کی یہ تمام خوشیاں، آرام پاکستان کی بدولت ہے۔ اس لئے پاکستان کو چند حساس اداروں کی پنجاب سے تعلق رکھے والی بعض اہم شخصیات، موجودہ حکومت اور سندھ سے تعلق رکھنے والے چند جاگیرداروں وڈیروں کی ملک دشمن سازش سے محفوظ رکھنا آپ سب کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے خدارا آگے بڑھیں۔ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہیں۔ ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم کہنے کا افسوسناک عمل ترک کریں۔ حقائق کو سمجھیں اور ملک کو بچانے کیلئے اپنا فرض ادا کریں۔ یاد رکھیں اگر آپ کی غفلت سے ملک کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار الطاف حسین اور ایم کیو ایم نہیں بلکہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے تمام تر حقائق کو جاننے اور بوجھنے کے باوجود اپنا قومی فرض ادا نہیں کیا۔

میری کوئی بات آپ کو تلخ یا ناگوار گزری ہو تو میں معافی چاہتا ہوں لیکن یقین مانیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اپنے ضمیر کے مطابق سچ سچ لکھا ہے۔اور آپ سے میری التماس ہے کہ میرا یہ خط زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں۔

براہ کرم اپنی دعاؤں میں اپنے بیٹے اور بھائی الطاف حسین کو ہمیشہ یادرکھیں۔

والسلام

آپ کا بیٹا / بھائی

الطاف حسین

الطاف حسین اور اس کے ساتھی جان تو قربان کرسکتے ہیں لیکن کراچی کو گریٹر پنجاب کی سیٹلائٹ ریاست نہیں بننے دیں گے، الطاف حسین

اقتدار مافیا اپنی ملک دشمن سازشوں کے انکشاف سے بوکھلا گئی ہے

میرے انکشافات سیاسی حکمت عملی کا حصہ نہیں بلکہ حقائق پر مبنی ہیں

ضرورت پڑی تو پاکستان آنے سے دریغ نہیں کروں گا

عوام و کارکنان ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے ذہنی و جسمانی طور پر تیار ہوں

نائن زیرو پر عہدیداروں کے اجلاس سے رات گئے خطاب

کراچی۔۔۔یکم، مارچ1995ء

ایم کیوایم کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ خدمت خلق کمیٹی کے سالانہ امدادی پروگرام سے میرے ٹیلی فونک خطاب کے موقع پر نائن زیرو کی ٹیلی فون لائنیں جام کئے جانے سے ثابت ہوگیا ہے کہ اقتدار مافیا اپنی سندھو دیش اور گریٹر پنجاب بنانے کی سازشوں کے انکشاف سے بوکھلا گئی ہے اور اقتدار مافیا اسی بوکھلاہٹ میں مجھے عوام و کارکنان سے دور رکھنے کی سازشیں کررہی ہے۔انہوں نے کہا کہ میں اقتدار مافیا پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ الطاف حسین اور اس کا ایک ایک ساتھی اپنی جان تو قربان کرسکتا ہے لیکن کراچی کو گریٹر پنجاب کی سیٹلائٹ ریاست نہیں بننے دے گا۔ جناب الطاف حسین نے ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز خدمت خلق کمیٹی کے سالانہ امدادی پروگرام کے اختتام پر رات گئے ٹیلی فون لائنیں بحال ہونے کے بعد ایم کیوایم رابطہ کمیٹی، حق پرست ارکان اسمبلی اور خدمت خلق کمیٹی کے عہدیداروں سمیت مختلف شعبوں کے ذمہ داروں کے ایک بڑے اجلاس سے ٹیلی فون پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قوم جس نازک دور سے گزر رہی ہے اس کی نشاندہی میں عرصہ دراز سے کرتا آرہا ہوں۔ میں نے چند روز قبل اہل وطن کے نام اپنے کھلے خط میں جو انکشافات کیے وہ کسی سیاسی حکمت عملی کا حصہ نہیں بلکہ حقائق پر مبنی ہیں اور میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ سندھ میں جاگیرداروں وڈیروں

پر مشتمل مافیا، موجودہ حکومت اور چند اہم وحساس اداروں میں پنجاب سے تعلق رکھنے والی بعض اعلیٰ شخصیات کے درمیان سندھو دیش کے قیام اور کراچی کو گریٹر پنجاب کی سیٹلائٹ ریاست (Satellite State) بنانے کا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ سندھو دیش کے حامیوں نے سندھو دیش کے قیام کے عوض کراچی کو گریٹر پنجاب کا حصہ بنانے پر رضا مندی ظاہر کردی ہے جبکہ گریٹر پنجاب بنانے کی سازشیں کرنے والوں نے کراچی کو گریٹر پنجاب کی سیٹلائٹ اسٹیٹ بنانے کے عوض آزاد سندھو دیش کے قیام کی منظوری دیدی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی، حیدرآباد یا دنیا کا کوئی بھی شہر جہاں آگ اور خون کا بھیانک کھیل جاری ہو اور انسانی لہو اتنا سستا ہو جائے کہ گلی گلی اسے بہایا جائے اور اس کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو، سرکاری سرپرستی میں آگ اور خون کا بازار گرم ہو اور اس شہر کی سڑکیں، کاروبار، بازار بند رہیں جہاں روزانہ 15 یا 20 افراد ہلاک کیے جائیں، ایسے شہر میں جہاں امن وامان کی صورتحال اس قدر خراب ہو وہاں پر کبھی بھی زمین کی قیمتیں بڑھتی نہیں بلکہ کم ہوتی ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ کراچی شہر میں جو پراپرٹی پہلے 30 لاکھ کی تھی وہ اب پچاس لاکھ کی ہوگئی ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ آپ اپنے اپنے ذرائع سے معلوم کریں کہ اس پراپرٹی کو خریدنے والے عناصر کون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھو دیش کے حامیوں نے یہ سوچا کہ ٹھیک ہے ہمیں حیدرآباد سے کشمور تک کا علاقہ مل رہا ہے لہٰذا کراچی پنجاب کو دے دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ تین سالوں سے مہاجر بستیوں میں جاری ریاستی دہشت گردی، انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں، سرکاری ایجنٹوں اور ان کی سرپرستی میں حقیقی دہشت گردوں کی قتل و غارتگری، مہاجر بستیوں کا محاصرہ، گھر گھر تلاشی، لوٹ مار، ماؤں، بہنوں کی بے حرمتی، شہریوں کو گاڑیوں سے اتار کر تلاشی لینے اور بے عزتی کا عمل، مہاجر بستیوں کی تلاشی کے دوران مہاجر نوجوانوں، بزرگوں سے جنگی قیدیوں جیسا سلوک، یہ تمام واقعات اسی سازش کا حصہ ہیں۔ اس وقت کراچی میں ملٹری انٹیلی جنس، آئی ایس آئی، فیلڈ سیکوریٹی ونگ، آئی بی، سی آئی اے، ایف آئی اے اور اسپیشل برانچ سمیت متعدد سرکاری ایجنسیوں کے 7 ہزار کے لگ بھگ اہلکار تعینات ہیں جن پر سالانہ تقریباً 8 سوملین روپے خرچ کیے جارہے ہیں۔ ان ایجنسیوں کا کام دہشت گردوں، تخریب کاروں اور غیر ملکی ایجنٹوں پر نظر رکھنا، ان کے بارے میں تحقیقات کرنا اور نشاندہی کر کے انہیں گرفتار کرانا ہے لیکن اس کے باوجود دہشت گرد عبادتگاہوں پر مسلح حملہ کر کے اعتکاف میں بیٹھے ہوئے افراد اور نمازیوں کو قتل کررہے ہیں، حقیقی دہشت گرد، ایم کیو ایم کے کارکنوں کو بیدردی سے قتل کررہے ہیں مگر آج تک کوئی دہشت گرد نہیں پکڑا گیا بلکہ انتہا یہ ہے کہ عوام کی نشاندہی پر جو قاتل حقیقی دہشت گرد پکڑے گئے ہیں ان کے خلاف بھی ایف آئی آر واپس لینے کیلئے دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ یہ حقائق اس بات کا ثبوت ہیں کہ مہاجروں کا بڑے پیمانے پر قتل عام کرا کر زمین خالی کرانے کا منصوبہ تیار کرلیا گیا ہے تاکہ مہاجروں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر آزاد سندھو دیش اور گریٹر پنجاب کے منصوبوں پر باآسانی عمل درآمد کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ وقت مہاجروں کیلئے بہت نازک ہے۔ مہاجر قوم اپنے سقراط، بقراط دانشوروں کی سوچ، فکر اور قابلیت کے باعث تباہی کے دھانے پر کھڑی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان دانشوروں کے طرز عمل کو دیکھتے ہوئے ہمیں آج بھی ان سے کسی خیر کی توقع نظر نہیں آتی۔ ان لوگوں نے ماضی میں بھی مہاجروں کے حقوق اور بہتر مستقبل کیلئے کچھ نہیں کیا بلکہ یہ لوگ اپنے مفادات کی خاطر ہر دور میں مہاجر دشمن قوتوں اور حکمرانوں کے آلۂ کار بنے رہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ان حالات میں بزرگوں اور ماؤں بہنوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور تمام تر نامساعد حالات کے باوجود زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان سازشوں سے آگاہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ خاص طور پر اہل ثروت حضرات کو موجودہ سنگین حالات سے آگاہ کیے جانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اہل ثروت حضرات کو بتانا ہوگا کہ اگر وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ عام مہاجروں کے قتل عام کے بعد ان کے کاروبار، دولت اور خاندان محفوظ رہیں گے تو یہ ان کی خام خیالی ہے۔ اگر خدانخواستہ ہماری جدوجہد ناکام ہوگئی اور مہاجر عوام کمزور ہوگئے تو مہاجر دشمن قوتیں ان کے ہاتھوں میں کاسۂ گدائی دیکر انکی ہر چیز پر قبضہ کرلیں گی۔ ہوسکتا ہے کہ بہت سے لوگ میری ان باتوں پر توجہ نہ دیں لیکن میرے ساتھی شاہد ہیں کہ میں نے انہیں کبھی اندھیرے میں نہیں رکھا اور قوم کے خلاف کی جانے والی ہر سازش سے پیشگی خبردار رکھا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت سندھ کے ڈاکوؤں لٹیروں کو بھی مہاجروں کے قتل عام کا کھلا لائسنس دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی وزراء اور حکومتی سینیٹرز شور مچارہے ہیں کہ ایم کیو ایم کے نمائندے جنیوا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کررہے ہیں جبکہ ایم کیو ایم جنیوا سمیت دنیا کے کسی بھی حصہ میں ملک کے خلاف کوئی

سازش نہین کر رہی ہے ایک طرف تو حکومت، ایم کیوایم کے خلاف پروپیگنڈہ کررہی ہے دوسری جانب اس نے جیئے سندھ کے گل محمد جاکھرانی کوجنیوا جانے کی اجازت دیدی ہے جوجنیوا میں ایک جعلی فلم کی نمائش کررہے ہیں کہ 1993ء میں ایم کیوایم نے سندھیوں کے مکانات کولوٹا، جلایا اورانہیں قتل وزخمی کیا جبکہ عوام جانتے ہیں کہ سندھ میں فوجی آپریشن کے باعث 1993ء میں ایم کیوایم اورمہاجرعوام بدترین مظالم کا شکار تھے، ہزاروں کارکن روپوشی کی زندگی گزارر رہے تھے اور تاحال گزارر رہے ہیں لہٰذا ان حالات میں ایم کیوایم پراس قسم کا الزام سوائے جھوٹ اور منافقت کے اور کیا ہوسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ گل محمد جاکھرانی کے ماضی سے ہرشخص واقف ہے لہٰذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں کن بااثر قوتوں نے پاکستان سے جنیوا جانے کی اجازت دی اور کس کی ایماء پروہ مہاجروں اورایم کیوایم کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں۔ اسی طرح ورلڈ سندھی کانگریس کے ڈاکٹر ہالیپوتہ بھی 20 سال سے جنیوا میں کھل کر پاکستان کے خلاف اور سندھودیش کے قیام کی بات کررہے ہیں لیکن پیپلز پارٹی کی حکومت کا کوئی وزیر یا عہدیداران ملک دشمن حرکات پرآواز بلند نہیں کرتا جواس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تمام ملک دشمن حرکتیں حکومت اوراقتدار مافیا کی ایماء پرکی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ سب سرجوڑ کر بیٹھیں، ہماری قوم جاں کنی کے عالم میں ہے اور ہمیں پوری ہوشمندی، فہم وفراست کواستعمال کرتے ہوئے اپنی قوم کی بقاء کی جدوجہد کرنی ہے۔ میں نے اس سازش کا انکشاف بہت غوروخوض اورسوچ سمجھ کر کیا ہے آج کچھ حلقے اس بھیانک سازش کو یہ کہہ کررد کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ مہاجروں کی اتنی بڑی آبادی کوختم کرکے کراچی کوگریٹر پنجاب کا حصہ بناکراس کی سیٹلائٹ اسٹیٹ بنادیا جائے گا تو وہ دیکھیں کہ اقتدار مافیا اوراس بھیانک سازش کے خالقوں نے کس طرح دوکروڑ مہاجروں کی تنظیم کے منتخب سینیٹرز، ارکان اسمبلی اور قیادت کوجھوٹے مقدمات میں ملوث کرکے جیلوں میں قید کررکھا ہے اوران کی نمائندہ تنظیم کی سیاسی سرگرمیوں پران دیکھی پابندی عائد کررکھی ہے اور دوکروڑ مہاجرعوام کے خلاف بدترین فوجی آپریشن کے مظالم کے ساتھ ساتھ ان کے تعلیمی، سیاسی، معاشی اوراقتصادی حقوق کو پامال کرکے اب ان کا جینا بھی محال کردیا گیا ہے۔ آخر کسی نے اس ظلم وبربریت کے خلاف کیا کرلیا؟ انہوں نے کہا کہ طاقت کے ذریعے لاشوں کے انبار بچھانے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں تاکہ زمین خالی کرائی جائے اوراسے سیٹلائٹ اسٹیٹ بناکراس کوکنٹرول کیا جائے۔ دنیا میں بہت سے ایسے خطے موجود ہیں جہاں زمینی فاصلوں کے باوجود انہیں دور بیٹھ کرکنٹرول کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی مثال برطانیہ کا ہانگ کانگ پرکنٹرول ہے، سیٹلائٹ اسٹیٹ کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ قوم کے چھوٹے بڑے ہرفرد، امیر، غریب، دانشور، طالبعلم، محنت کش، مزدور، دکاندار، ماؤں، بہنوں، بزرگوں اورنوجوانوں سب کا یہ فرض ہے کہ سوچیں کہ اب ہمیں عزم اور حوصلے کے ساتھ اپنی قوم کی بقاء کی جدوجہد کرنی ہے۔ آپ قطعی مایوس نہ ہوں میں آپ کویقین دلاتا ہوں کہ الطاف حسین اوراس کے وفادار ساتھی مرجائیں گے لیکن کراچی کوگریٹر پنجاب کا حصہ نہیں بننے دیں گے۔ غلامی کی زندگی ہمیں کسی صورت قبول نہیں ہے۔ اگر یہ ارباب اختیار باز نہ آئے اور طاقت کے بل پرسازشوں کے ذریعے وہ اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ دوکروڑ مہاجروں کوغلام بنالیں گے تو یہ ان کی بھول ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر استحصالی قوتوں نے اپنی سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے خدانخواستہ بڑے پیمانے پرمہاجروں کاقتل عام شروع کردیا تو میں اعلان کرتا ہوں کہ اس وقت الطاف حسین ہرقسم کے نتائج کی پرواہ کیے بغیر کسی نہ کسی طرح اپنے ساتھیوں اوراپنے عوام کے پاس پہنچ جائے گا اور پھر ظالم اور سفاک مہاجر دشمن قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کربات ہوگی۔ اس لمحے میرے ساتھیوں کواجازت ہوگی کہ جومیرے ساتھ کھڑا ہونا چاہے وہ کھڑا ہواور جوجانا چاہے وہ چلا جائے۔ میں واضح کرتا ہوں کہ میں اور میرے سچے ساتھی جان دینے کا عزم رکھتے ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں اپنی قوم کوغلام نہیں بننے دیں گے۔ میرے ساتھی مجھ سے آج کہیں تو میں آج ہی بلاجھجک پاکستان جانے کیلئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے وفادار ساتھیوں کو بتادیا ہے کہ اگر مجھے قتل کردیا جائے تو پھر انہیں کیا کیا راستے اختیار کرنے ہیں اور کس طرح تحریک جاری رکھنی ہے۔ انہوں نے عوام وکارکنان سے اپیل کی کہ سازشوں، پابندیوں اور مظالم سے مایوس اور دلبرداشتہ نہ ہوں اوراپنے کردار وعمل سے اپنی ثابت قدمی اوراولوالعزمی اورنظریاتی پختگی کا ثبوت دیں۔

☆☆☆☆☆